

## 102538- والد ملازمت کے لیے باہر بھینا چاہتا ہے اور بیوی بیوی نہ جانے پر اصرار کرتی ہے

سوال

میری نوماہ قبل شادی ہوئی اور میں شادی سے لیکر باہر ملازمت کے لیے جانے تک بیوی کے ساتھ ہی رہا ہوں، چار ماہ قبل جب آنے لگا تو بیوی نے اعتراض کیا اور ہر طرح سے مجھے آنے سے روکنے کی کوشش بھی کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا، الحمد للہ ہم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے اور انعام و تقسیم کی خمار کھتے ہیں۔

میں نے آتے وقت اسے مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ وہاں جاتے ہیں سیٹ ہو کر رہائش تلاش کر کے تمہیں بھی بلا لوں گا، لیکن مجھے کوئی مناسب رہائش نہیں ملی، کیونکہ یہاں کرانے بہت زیادہ ہیں حتیٰ کہ میری تجوہ نصف ماہ کے لیے بھی کافی نہیں۔

جب بیوی کو ان حالات کا علم ہوا تو مجھے موبائل میچ کرنے لگی اور اس کے ساتھ دل کے آنسو بھی بھانے لگی کہ دل جدائی سے جل رہا ہے تم جتنی جلد ہو سکے واپس آجائو لیکن دوسرا طرف میرے والد صاحب مجھے کہتے ہیں کہ وہیں رہو تاکہ پیسہ کما کر بھائی کی شادی میں تعاون کر سکو۔

اب صورت حال یہ ہو چکی ہے کہ بیوی روزانہ واپس آنے کا مطالبہ کرتی ہے کہ اکیلی نہیں رہ سکتی، اور والد صاحب یہیں رہنے کا مطالبہ کرتے ہیں مجھے یہ بتائیں کہ آیا مجھے واپس چلے جانا چاہیے تاکہ بیوی پر ظلم نہ ہو سکے، یا کہ مجھے یہیں رہ کر بھائی کی شادی میں والد صاحب کا تعاون کرنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

ملازمت اور دوسری مشروعہ مصلحت کی خاطر خاوند کے لیے بیوی بچوں سے دور رہنا جائز ہے، لیکن چھ ماہ سے زائد نہیں، اگر اس سے زائد ہو تو بیوی کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس کی دلیل عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے جس میں درج ہے کہ:

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیٹی ام المؤمنین حضرة رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ: عورت اپنے خاوند سے کتنی دیر تک صبر کر سکتی ہے؟

حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سجان اللہ آپ جیسا شخص مجھے جیسی عورت سے اس طرح کا مسئلہ پوچھتا ہے!

تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر میں مسلمانوں کو نہ دیکھنا چاہتا تو میں اس کے متعلق دریافت نہ کرتا، حضرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”پانچ ماہ، چھ ماہ“ تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے لیے میدان جہاد میں رہنے کے لیے چھ ماہ تک رہنے کا وقت مقرر کر دیا، ایک ماہ جانے اور ایک ماہ آنے اور چار ماہ وہاں رہنے کے لیے

امام احمد رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

مرد اپنی بیوی سے کتنے عرصہ تک دور رہ سکتا ہے؟

امام احمد کا جواب تھا :

"روایت کیا جاتا ہے کہ چھ ماہ تک رہ سکتا ہے"

دیکھیں : المغنی (7/232-416).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے تھے ہیں :

"اگر امن والی جگہ ہو تو آدمی کا وہاں جانے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر بیوی اسے چھ ماہ سے زائد وہاں رہنے کی اجازت دے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا، لیکن اگر بیوی اپنے حقوق مانگتے ہوئے اسے واپس آنے کا کستی ہے تو پھر وہ اس سے چھ ماہ سے زائد دور نہیں رہ سکتا۔

لیکن اگر کوئی عذر ہو مثلاً مریض ہو اور علاج کراہ ہو تو ضرورت کے احکام خاص ہیں، بہر حال اس میں بیوی کو حق ہے جب وہ پر امن جگہ کے لیے اجازت دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، چاہے خاوند اس طرح زیادہ بھی غائب رہے "انتہی

دیکھیں : فتاویٰ العلماء فی عشرۃ النساء (106).

اس بنابر آپ کی بیوی کا حق ہے کہ آپ اس کے پاس جائیں، اور خاص کر جب آپ کے بیان کے مطابق آپ کی تخلوہ رہائش کے لیے بھی کافی نہیں، اس کا معنی یہ ہوا کہ اس طرح تو آپ اپنی بیوی کے پاس جلد جا بھی نہیں سکتے، حالانکہ بیوی کو آپ کی ضرورت ہے۔

بیوی کے حقوق کی ادائیگی اور اپنی بیوی کی حفاظت اور اہل و عیال کا میال رکھنا کسی پر مخفی نہیں ہے، اور اس کے ساتھ محبت والفت ہر قسم کے مال جمع کرنے پر مقدم ہوتی ہے۔

اگر والد آپ کو باہر رہنے کا حکم دیتا ہے تو اس میں آپ کو اطاعت کرنا واجب نہیں؛ کیونکہ اس اطاعت میں بیوی کے حقوق ضائع ہونگے، سب کو معلوم ہے کہ اللہ خالق کی نافرمانی میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔

لیکن آپ والد کو مطمئن کرنے لیے زم رویہ اختیار کریں اور انہیں بتائیں کہ بیوی سے دور رہنا اور پر دیس میں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے وہ آپ کو توفیق نصیب فرمائے اور آپ کی صراط مستقیم کی راہنمائی فرمائے۔

واللہ اعلم۔